امام احمد رضا خاں بریلویؒ
اور دو قومی نظریہ



فکرِ رضاؒ

محمد گوہر طفیل
Muhammadgohartufail@gmail.com

Member CPNE
پاکستان کے عوام کی آواز
ABC CERTIFIED
Daily SADA-E-WATAN
روزنامہ صدائے وطن
لاہور پاکستان
ایڈیٹرانچیف: شفقت محسن چودھری
لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی/اسلام آباد، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

گوجرانوالہ، لاہور، راولپنڈی/اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

www.dailysadaewatan.com

Email:dailysadaewatan.lhr@gmail.com

Ph.Lhr042-37320133-4

Fx.0423-7322122

Daily SADA-E-WATAN

روزنامہ صدائے وطن

ہفتہ 5 محرم الحرام 1443ھ 14 اگست 2021ء

امام احمد رضا خاں بریلویؒ اور دو قومی نظریہ

1857ء کی تحریک آزادی کا آغاز علامہ فضل حق خیر آبادیؒ کے فتوی جہاد سے ہوا۔ جس کی پاداش میں انگریزوں نے علامہؒ کو کالے پانی کی سزا سنائی۔ اسی جگہ آپؒ کا وصال ہوا۔ وہ علماء ربانیین جنہوں نے انگریزوں کے تسلط کو ختم کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی تھی انہیں یا تو تختہ دار پر کھینچ دیا گیا یا انہیں انسانیت سوز اذیتیں دی گئیں۔ ان علماء میں سید احمد شاہ مدراسیؒ، مفتی کفایت علی کافیؒ، مولانا عنایت احمد کاکورویؒ، مولانا فضل رسول بدایونیؒ، اور امام بخش صہبائیؒ، مفتی صدر الدین آزردہؒ، مولانا رضی الدین بدایونیؒ کے نام نمایاں ہیں۔ جن لوگوں نے ان مجاہدین سے ہمدردی کا اظہار کیا انگریز سرکار نے انہیں بھی گولیوں سے بھون دیا۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً پانچ لاکھ مسلمانوں کو سزائے موت دی۔ تحریک کے بعد مسلمانوں کے متعدد مدارس و مساجد کو ختم کر دیا گیا اور انہیں معاشی، سماجی اور مذہبی طور پر سخت نقصان پہنچایا گیا۔

1857ء کی تحریک آزادی کامیابی سے ہم کنار نہ ہو سکی مگر اس کے مجاہدین کی قربانیوں نے پاکستان کے قیام کی راہ ہموار کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ تحریک آزادی کے ان مجاہدوں کا تعلق اہلسنت و جماعت سے تھا جسے آج اہلسنت و جماعت بریلوی مکتبہ فکر کے عنوان سے جانا جاتا ہے۔ قیام پاکستان میں اس مکتبہ فکر کا کردار لازوال رہا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ انہی 1857ء کے مجاہدوں کے فکری جانشین تھے۔ مگر افسوس کہ بعض نام نہاد مؤرخین نے تعصب اور تنگ نظری سے جب تاریخ پاکستان رقم کی تو تاریخ پر گرد و غبار کے سیاہ بادل چھا گئے۔ حقائق و شواہد پامال ہو گئے۔ مخالفین پاکستان تاریخ کا کاربن پیپر بن کر سامنے آ گئے۔ انگریزوں کی کاسہ لیسی کرنے اور ہندو نوازی کا بین ثبوت دینے والوں کو اکابرین پاکستان کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ انگریزوں اور سامراج کے ایجنڈوں کو مسلمانوں کا راہنما بتایا گیا۔ آزادی کے ہیرو غدار کہلائے جانے لگے۔ جن بزرگوں نے دو قومی نظریہ پیش کیا، انگریزوں اور ہنود کی ہر قدم پر شدید مخالفت کی اور تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کیا تھا، تاریخ میں ان کا نام و نشان تک نہیں۔ تاریخ کی ان مظلوم اور کشتہ اغیار شخصیات میں دنیا اسلام کی عدیم المثال شخصیت امام احمد رضا خاں بریلویؒ ہیں۔

مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلویؒ 14 جون 1856ء کو ہندوستان کے شہر بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کو ایک سو پانچ علوم پر دسترس حاصل تھی۔ آپؒ نے تقریباً ایک ہزار کے قریب اردو، عربی اور فارسی زبان میں کتب تصنیف فرمائیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ "کنز الایمان"، تینتیس جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" اور نعتیہ سلام "مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپؒ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے۔ آپؒ شروع سے ہی ہندو مسلم اتحاد کے سخت خلاف تھے۔ اور مسلمانوں پر اپنا علیحدہ تشخص قائم رکھنے پر زور دیتے تھے۔ آپؒ نے دو قومی نظریے کی ترویج و اشاعت کیلئے متعدد کتابیں لکھیں اور فتوے جاری کیے۔ آپؒ ہی کی کاوشیں رنگ لائیں اور متحدہ قومیت کے علمبرداروں کی اکثریت دو قومی نظریے کی حامی بن گئی۔ ہر انصاف پسند آدمی آپؒ کی ان شاندار خدمات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ معروف اسکالر، مؤرخ، ادیب، شاعر اور سیاست دان، سابق وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی نے آپؒ کے ساتھ مسلکی اختلافات کے باوجود دو قومی نظریے کے حوالے سے آپؒ کی خدمات کو اخراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "امام احمد رضا بریلویؒ گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام ہمرنگ زمیں کو خوب دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب علامہ اقبالؒ اور قائد اعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے دیکھا جائے تو دو قومی نظریے کے عقیدے میں امام احمد رضا خاںؒ مقتداء ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی۔ پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا خاںؒ سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے۔"

1916ء میں مسلم لیگ اور کانگریس کے مابین میثاق لکھنو کے ذریعے ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کی گئی تو علامہ اقبالؒ اور امام احمد رضا بریلویؒ نے اس معاہدے کی مخالفت کی۔ بعد کے تجربات نے ثابت کر دیا کہ ان افراد کا موقف درست تھا۔ جب ہندوستان میں ارتداد کا فتنہ سر اٹھانے لگا تو امام احمد رضا خاں بریلویؒ نے اس کے مقابلے میں 1917ء میں جماعت رضائے مصطفیٰ قائم کی۔ اس جماعت نے آپؒ کے انتقال کے بعد شدھی تحریک کے خلاف اہم کردار ادا کیا۔ 1918ء میں آپؒ کے خلیفہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے مراد آباد سے ماہنامہ "السواد اعظم" جاری کیا۔ جس نے برصغیر کے مسلمانوں کے مسائل اجاگر کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مئی 1920ء میں مولانا ابو الکلام آزاد اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے ہندوستان کو دار الحرب قرار دے کر یہاں سے ہجرت کرنے کا فتویٰ جاری کیا۔ ان تحریکوں سے مسلمانوں کو شدید نقصان ہوا۔ ان حالات میں ہندوستان میں امام احمد رضا بریلویؒ پہلے عالم دین تھے جنہوں نے مسلمانوں کو ان تحریکوں سے الگ رہنے کی تلقین کی اور انہیں دو قومی نظریہ کے تصور سے آگاہ کیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب مسلمانوں کے بڑے بڑے راہنما ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ ممتاز مورخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے بقول "امام احمد رضا خاں بریلویؒ نے ترک موالات کی مخالفت اصولی بنیادوں پر کی تھی"

آپؒ نے اپنے خلفاء و تلامذہ کی ایک ایسی عظیم



جماعت بھی تیار کی جنہوں نے آپؒ کے وصال کے بعد آپؒ کے مشن کو جاری رکھا اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے دو قومی نظریے کی بنیاد پر قیام پاکستان کے لیے زبردست کوشش کی۔ ان تمام کی خدمات کو احاطہ تحریر میں لانا ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ ذیل میں آپؒ کے چند مشاہیر خلفاء کی سیاسی خدمات کی صرف ایک جھلک دی جا رہی ہے تاکہ تحریک پاکستان میں ان کے روشن کردار سے آگاہی ہو سکے اور غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جا سکے۔ (1) شیخ المحدثین سید ابو محمد دیدار علی شاہ الوری: آپؒ امام احمد رضا خاں بریلویؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ دو قومی نظریہ کی حمایت میں آپؒ کا کردار نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ آپؒ نے دو قومی نظریہ کی حمایت میں ایک جامع فتویٰ مرتب کر کے شائع کیا جس سے کانگریس نواز علماء بڑے چراغ پا ہوئے اور پورے ہندوستان میں کھلبلی مچ گئی۔ ہندو اور کانگریسی علماء نے شدید مخالفت کی مگر آپؒ نے سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کیا۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے دو قومی نظریہ کی تائید میں آپؒ کے ٹھوس دلائل سنے تو انہوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور لاہور کی تاریخی جامع مسجد وزیر خان میں منعقدہ عظیم الشان جلسہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کر کے دو قومی نظریہ کی مکمل تائید کا اعلان کیا۔ (2) حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خان قادریؒ: مارچ 1925ء میں مسلمانوں کی مذہبی، علمی اور سیاسی ترقی کے لیے مقتدر علمائے کرام نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ کانفرنس کے بانی اراکین میں آپؒ کا نام سرفہرست ہے۔ کانفرنس کے پہلے تاسیسی اجلاس 19 مارچ 1925ء کو مراد آباد میں بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ مسلمانوں کی سیاسی، سماجی، مذہبی، معاشی، معاشرتی ترقی کے لیے مکمل لائحہ عمل پر مبنی ہے۔ اسی خطبے میں آپؒ نے ہندو مسلم اتحاد کی بجائے مسلمانوں کے آپس میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا "بے شک دو گھوڑوں کو ایک گاڑی میں جوڑ کر زیادہ وزن کھینچا جا سکتا ہے۔ لیکن بکری اور بھیڑیئے کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ (3) صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمیؒ (مصنف بہار شریعت): آپؒ دو قومی نظریہ کے عظیم مبلغ اور راہنما تھے۔ امام احمد رضا بریلویؒ کے پچیسویں عرس مبارک 30 جنوری 1946ء کو بریلی شریف انڈیا میں تحریک پاکستان کی راہ ہموار کرتے ہوئے فرمایا "ہماری تمام سنی کانفرنسز جو ملک کے گوشہ گوشہ میں ہر ہر صوبہ میں قائم ہیں، چنانچہ پچھلے الیکشن میں ان کانفرنسوں کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور کانگریس کو شکست ہوئی۔ اس وقت (عرس کے موقع پر) ہم پھر یہی اعلان کرتے ہیں کہ مسلمان کانگریس کو اور کانگریس کے کھڑے ہوئے امیدوار کانگریس کی حامی جماعت جمعیت علماء دیوبند پارٹی مولوی حسین احمد کے زیر اثر طوفان برپا کر رہی ہے۔ اسکے علاوہ احرار و خاکسار، یونینسٹ وغیرہ جن سے کانگریس کو مدد پہنچ رہی ہے یا جو کانگریس کو ہوا خواہی میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں مسلمان ہرگز ان کی فریب کاری میں نہ آئیں۔ (4) صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ: تحریک پاکستان میں آپؒ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ 1930ء میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے اکیسویں اجلاس میں سیاسی پلیٹ فارم سے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی۔ پھر یہی تجویز 1931ء میں دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر انگلستان میں حکومت برطانیہ کے سامنے پیش کی گئی۔ آپؒ طبقہ علماء میں غالباً وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے 1930ء میں مشہور سنی رسالہ "السوادِ اعظم" میں اس تجویز کی پر زور تائید کی۔ 1946ء کی معروف سنی بنارس کانفرنس (جو قیام پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے) میں آپؒ نے فرمایا "اگر آل انڈیا مسلم لیگ پاکستان کے مطالبے سے دستبردار بھی ہو جائے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس مطالبے سے دست کش نہیں ہوگی۔" آپؒ کی بھرپور کوششوں سے کانفرنس میں یہ قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور کر لی گئی کہ: "آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پر زور حمایت کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار رہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔ 1946ء میں بمقام بھوماوڈالہ ضلع امرتسر میں تحریک پاکستان کی حمایت میں ایک تقریر میں فرمایا "اگر قائد اعظم محمد علی جناح اور مسلم لیگ مطالبہ پاکستان سے دستبردار بھی ہو جائے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس نیک مقصد کو حاصل کیے بغیر نہیں رہے گی۔"